

# اہلسنت و جماعت کے فضائل

تعارف و

طہر العلوم و ایمان کی جامعہ قرآن و حدیث دہلی

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی



بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين ﷺ

## اہلسنت وجماعت کے فضائل

تھیں نظر

مفسر العصر پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

( ) ..... ( )

( ) ..... ( )

( ) ..... ( )

## پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی فَضْلِہِ وَاِحْسَانِہِ، ”بزم فیضانِ اُویسیہ“ کا اشاعتی پروگرام کئی سالوں سے جاری ہے اور یہی آرزو حضور مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ القرآن والدہ عیث، استاذ العرب واللہجہ، حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی کی ہے کہ اُن کی زیادہ سے زیادہ کتب اور رسائل زیورِ طباعت سے آراستہ ہو جائیں اور عوام الناس تک اُن کے پیغام کی رسائی ہو۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ہر زمانہ میں کئی علمائے کرام کی کتب شائع ہوئے بغیر ہی ناپید ہو جاتی ہیں۔ جس کے باعث تجارتی کاروبار کا اصل مقصد، اصلاحِ عوام مفقود ہو جاتا ہے جیسا کہ زمانہ سابق میں امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ کی بے شمار کتابیں ایسی ہیں جن کا شائع ہونا تو گجرات کے خطوط مسودے بھی اب موجود نہیں رہے۔ آہ صد آہ.....! کاش ہم بے قدروں کے دلوں میں ان علمی ٹکڑوں کی قدر و منزلت اُجاگر ہو جائے۔ (آمین)

یہی مقصد لے کر ”بزم فیضانِ اُویسیہ“ نے میدانِ عمل میں قدم رکھا کہ حضور مفسرِ اعظم پاکستان مدظلہ العالی کی تحریر کردہ تقریباً ”5000“ کتب و رسائل جو بلاشبہ اہلسنت و جماعت کا عظیم سرمایہ ہیں کو احسن انداز میں شائع کر کے مسلمانوں تک پہنچائیں۔

زیرِ نظر رسالہ ”اہلسنت و جماعت کے فضائل“ کی اشاعت بزمِ فیضانِ اُویسیہ کی ایک اور کاوش ہے اور سلسلہ اشاعت کی ”آٹھائیسویں (۲۸)“ کڑی ہے۔ مولانا رحمہ اللہ اسے اپنی بارگاہ میں مقبولیت کا شرف بخشے۔ مصنفِ استاذی و سندی کو اللہ تعالیٰ اپنے صوبِ لبیب رحمہ اللہ کے طفیل صحت و عافیت کے ساتھ اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ مجھے اس قابلِ سمجھ کر اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

سب بارگاہِ مرشدی

محمد نعمان احمد اُویسی (ناظم اعلیٰ)

## قبلہ فیض ملت بحیثیت مفسر اعظم پاکستان

علمائے تفسیر نے ”مفسر“ میں درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری قرار دیا ہے۔

۱۔ صحت عقیدہ

۲۔ خواہشات نفسانی سے نمٹنا

۳۔ عربی لغت اور اس کے فروع کا علم

۴۔ قرآنی علوم کا علم

۵۔ رقبہ فضل یا دور ربانی

حضور قبلہ مفسر اعظم پاکستان مدظلہ العالی نے دنیا کے تفسیر میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ احناف کی مشہور و معروف تفسیر ”روح البیان“ کا ”۳۰ جلدوں“ پر مشتمل ترجمہ تمام ”فیوض الرحمن“ کر کے تراجم کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ ترجمہ ”فیوض الرحمن“ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ پاکستان کا شاید ہی کوئی شہر یا کتب خانہ ایسا ہو جس کی زینت یہ کتاب نہ بنی ہو۔ حتیٰ کہ اب ہندوستان میں بھی شائع ہوئی ہے اور تمام عوام و خواص اس ترجمہ سے استفادہ کر رہے ہیں۔ فیض ملت نے قرآن مجید فرقان حمید کا اردو ترجمہ بھی کیا جس کا نام آپ نے ”فیض القرآن فی ترجمہ القرآن“ رکھا۔ برصغیر کی دو سو سالہ تاریخ تفسیر میں تفسیر مظہری (عربی) کا ریکارڈ بھی حضور مفسر اعظم پاکستان مدظلہ العالی کے قلم نے توڑا ہے۔ ”۱۰ ضخیم جلدوں“ میں عربی تفسیر ”فضل المنان فی آیات القرآن“ تحریر کر کے عربی تفاسیر کی فہرست میں ایک کارہائے عمدہ کا اضافہ فرمایا۔ تفسیر ”فضل المنان“ کا مقدمہ، سورۃ فاتحہ اور چند جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں دیگر انتظار وسائل میں ہیں کہ کوئی چھو کر اپنی نیک بختی کا سامان کرے۔ اس کے علاوہ تفاسیر کے میدان میں دیگر احسن کارہائے نمایاں بھی سرانجام دیئے ہیں۔ جن کی کچھ تفصیل ہدیہ قارئین ہے۔ تفسیر اونیسی (اردو، ۱۵ جلدیں) اور عربی (۱۱ جلدیں)، تفسیر انک لا تہدی، تفسیر آیہ نور، تفسیر آیہ قل لا اقول لکم، تفسیر آیہ عندہ مفاتیح الغیب، تاریخ القرآن، تفاسیر تراجم قرآن، تفاسیر سورۃ الفاتحہ والعوذ فی تفسیر التکوین، تاریخ تفسیر القرآن، التحریف والبیہتان العظیم فی تفسیر تفہیم القرآن، تزئین الجہان بحکالہ القرآن، تفسیر آیہ وَمَا اُھْلَیْ بِہِ لِغَیْرِ اللّٰہِ، تفسیر امام احمد رضا، آیہ قواعد تاریخ منسوخ، فیض الرسول فی اسباب النزول (۱۰ جلدیں)، احسن البیان فی اصول تفسیر القرآن (۳ جلدیں)، تفسیر بالرائی (۳ جلدیں)، المصالحین ترجمہ و شرح اردو جلالین (۵ جلدیں)، فیض القدر فی اصول التفسیر، القول الراجح فی معرفۃ



المسنوخ والناسخ، احسن الشور فی روابط الآيات والسور، فتح المغلفات فی شرح المقطعات، خیر الخلاص تفسیر سورہ اخلاص، ازالة المشتبهات فی آیات المشتبہات تفسیر سورہ فاتحہ تفسیر وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ، اعجاز القرآن، الاسعاف فی تفاسیر الاحناف، احسن الشور فی روابط الاسماء والسور۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت حضرت علامہ مفتی حافظ وقاری محمد فیض احمد اُدبسی رضوی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کے علم و عمل میں برکت فرمائے، آپ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ مزید دین متین کی خدمات کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر اہلسنت پر قائم و دائم فرمائے۔ اور ہماری بزم کو اخلاص نیت اور نیکی کے جذبے سے حضرت کی تصانیف کو اہل ذوق تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
تَحْمَدُهُ وَتُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
فرقة ناجیه

## احادیث مبارکہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ"۔

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا جو کوئی بھی اس کی مخالفت کرے گا وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔  
یہاں تک کہ اللہ کا امر (روحِ قیامت) آئے گا اور وہ اس (حق) پر ہوں گے۔

## فائدہ

اس حدیث میں جس طائفہ (گروہ) کے حق پر قائم رہنے کی بشارت دی گئی۔ وہ اہل سنت و جماعت کا وہ طبقہ علماء ہے۔ جس کے پاس دینی اور الہامی علوم ہوں گے۔ کیونکہ جب تک علمائے اہل سنت موجود ہوں گے۔ عوام اہل سنت امن میں رہیں گے اور کسی قسم کی دینی گمراہی اور مظلالت میں نہیں پڑیں گے۔ (حاشیہ مراقی الفلاح، صفحہ ۴)

## فائدہ

حضرت سید احمد طحاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علماء سے مراد علمائے اہلسنت ہیں۔

(حاشیہ طحاوی علی مراقی الفلاح)

## قاعدہ

صدیوں پہلے اجماع ہو گیا کہ امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اور امام یوحنٰ اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکاروں کا نام اہلسنت ہے۔

(۱) صحیح حدیث ہے۔ اتفاق صحیح مسلم کے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۶۷۷ پر باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال امتی البغ، اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۳۵۳۳ پر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت سے، نیز دیگر محدثین نے بھی اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”جب اہل شام میں فساد آجائے تو پھر تم میں کوئی بہتری نہیں ہوگی اور میری امت کے ایک گروہ کو نصرت خداوندی حاصل رہے گی۔ جو شخص اسے ذلیل کرے گا وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی“۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۲۶۸، جلد ۲)

## فائدہ

اس حدیث کے حاشیہ میں لکھا ہے

”قَالُمَرَادُ بِهِمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ“

اس منقول (یعنی مدافعت) گروہ سے مراد اہل سنت و جماعت ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا

”الْمُؤْمِنُ إِذَا أُوجِبَتِ السُّنَّةُ وَالْجَمَاعَةُ اسْتَحْبَابَ اللَّهِ دُعَاةَهُ وَقَضَى حَوَائِجَهُ وَغَفَرَ لَهُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَكَتَبَ لَهُ بِرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَبِرَاءَةً مِنَ الْيَقَاقِ“۔ ۱

**ترجمہ :** کوئی مومن جب سنت و جماعت کا عقیدہ لازم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور اس کی حاجتیں پوری فرماتا ہے اور اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے دوزخ سے اور منافقت سے برأت (بہت) لکھ دیتا ہے۔

(تكملة البحر الرائق، صفحہ ۱۸۲، جلد ۸)

## اہل سنت کی خصوصی علامات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(۱) اس حدیث کو امام ترمذی کے حوالے سے امام تہذیبی نے مشکوٰۃ شریف میں حدیث نمبر ۶۲۸۳ پر نقل فرمایا یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور متن حدیث یوں ہے: وَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا لَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا تَحْزَنْ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مُتَصَوِّرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ غَدَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ“۔ قَالَ ابْنُ التَّيْمِيَّةِ: هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ. وَ زَوَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُصَنِّجٌ۔

(۲) مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس فرمان کو امام شیخ محمد بن حسین بن علی طبری قادری خلی فتویٰ ۱۳۸ھ نے ابن نجیم کی شرح کنز الدقائق المسمى ببحر الرائق کے تکرار میں کتاب الکراہیہ کے تحت تحریر میں بیان فرمایا دیکھئے ”تکملہ البحر الرائق، جلد ۸، ص ۳۳۳، مطبوعہ: دارالکتب العلمیہ، بیروت۔



”مَنْ كَانَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اسْتَجَابَ اللَّهُ دُعَاءَهُ وَكَسَبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ  
وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ ذُرِّيَّاتٍ“۔ ۱۔

**ترجمہ:** کوئی شخص سنت و جماعت کے عقیدہ پر ہو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس کے لئے ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ ﷺ کوئی شخص کس وقت جانے کہ وہ اہل سنت و جماعت سے ہے؟ فرمایا، جب وہ اپنے دل میں دس (10) باتیں پائے تو وہ سنت و جماعت پر ہے۔

☆ ایک یہ کہ وہ پانچ نمازیں باجماعت پڑھے۔

☆ صحابہ میں سے کسی کو بھی بُرائی سے یاد نہ کرے اور نہ کسی صحابی کی تنقیص کرے۔

☆ نہ بادشاہ پر تلوار لے کر بغاوت کرے۔

☆ نہ اپنے ایمان میں شک کرے۔

☆ ایمان رکھے کہ اچھی بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے۔

☆ اللہ کے دین کے بارے میں کسی سے نہ جھگڑے۔

☆ کسی مؤخذ (توحید کے ماننے والے) کی تکفیر کسی گناہ کے سبب سے نہ کرے۔ (یعنی اسے کافر نہ کہے)

☆ اہل قبلہ میں سے جو کوئی مرے اُس پر نماز جنازہ ترک نہ کرے۔

☆ موزوں پر صبح کو سفر اور حضر میں جائز جانے۔

(۱) اس حدیث کو امام شیخ محمد بن حسین بن علی طبری قادری حنفی متوفی ۱۱۳۸ھ نے اپنی تہذیب کی شرح کنز الدقائق المسمیٰ بالبحر الرائق کے حوالہ میں کتاب التکلیف کے تحت تہذیب میں نقل فرمایا۔ دیکھئے (کنز الدقائق، جلد ۸، ص ۳۳۳، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(۲) یاد رہے کہ امام کے (عمل میں) قاسم ہونے کی صورت میں اس کی اقتداء صرف جو عیدین کے لئے ہے مطلقاً نہیں، وہ بھی اُس صورت میں کہ جب شہر میں ایک ہی جگہ جمعہ یا عیدین منعقد ہوتے ہوں۔ اور اگر امام قاسم ہے اور شہر میں اور دوسری جگہ بھی جمعہ یا عیدین کا انعقاد ہو تو وہاں جانا چاہئے۔ چنانچہ صدر الشریعہ بدرالطریقہ علامہ امجد علی قادری اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بحوالہ تہذیب و شامی و شرح فتح القدیر فرماتے ہیں: ”قاسم کی اقتداء نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کس اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتداء نہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔“ (بہار شریعت، حصہ سوم، الامامت کا زیادہ حق دار کون ہے، ص ۱۳، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)۔ یہ بات ہے قاسم عملی کی یعنی جس کے عمل میں فتنہ ہو۔ جہاں تک قاسم اعتقادی یعنی جس کے اعتقاد (عقیدے) میں فتنہ یعنی خرابی ہو کہ جو حد تک کو باطلی ہو تو اس کے پیچھے تو اصل نماز ہوتی ہی نہیں۔ چنانچہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)



☆ ہر نیک و بد کے پیچھے جمعہ وعیدین نماز پڑھے۔ (تکملة البحر الرائق، صفحہ ۱۸۲، جلد ۸)

## اہل سنت کی تعداد میں کمی آتی جانے کی

امام احمد صادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ یہ اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک فرقہ ناجی (نجات والا) ہے اور باقی دوزخی ہیں اور اُمت کی یہ فرقہ بندی صحابہ کے دور کے بعد شروع ہوگی پس ناجی وہ فرقہ ہے جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم پر ہے۔ یہ ناجی فرقہ ہر زمانے میں بقلت و کثرت کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔ پس صدراؤل میں یہ ناجی فرقہ غالب قوی تھا اور جب بھی زمانہ گزرتا جائے گا۔ یہ ناجی فرقہ پوشیدگی میں بڑھتا جائے گا لیکن جب تک دنیا میں قرآن موجود ہے۔ یہ ناجی فرقہ ختم نہیں ہوگا۔ (تفسیر صادی، صفحہ ۵۲، جلد ۱)

## مذہب اہل سنت میں غریب لوگ رہ جانیں گے

اہل سنت کے حق مذہب پر آخر زمانے میں صرف غریب و مساکین لوگ رہ جائیں گے۔ دولت مند لوگ اس مذہب حق کو چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”إِنَّ الدِّينَ بَدْعٌ غَرِيبٌ وَسَيَعُودُ كَمَا بَدْعُ قَطْرٍ عَلَى اللَّحْرِ نَاءٌ وَهُمْ الدِّينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ شَيْءٍ“

**ترجمہ:** بلاشبہ دین غربت کے حال میں ظاہر ہوا اور فقر و غریب جس حال میں ظاہر ہوا تھا اُسی حال میں لوٹے گا۔ سو

(ایضاً حاشیہ) ”وہ مذہب جس کی بدعت ہی حد تک کو کافی تھی، جیسے راہی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحبت سے نکلا کرتا ہو، یا شیخین (صدیق اکبر و فاروق اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شانِ اقدس میں تہتر اکبت ہو۔ قدری بھی، مشہد اور وہ جو قرآن کو مخلوق مانتا ہے اور وہ جو شاعت یا دیدار الہی یا عذاب قبر یا کراماتین کا انکار کرتا ہے۔ ان کے پیچھے نہ لائیں ہو سکتی۔“ (بحوالہ عالمگیری) (بہار شریعت، حصہ سوم، شرائط امامت، مسئلہ ۸، ص ۱۳۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)۔

(۱) اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر ۲۵۵۳ پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حدیث نمبر ۲۶۲ (۸/۳۳۳) پر، امام طبرانی نے المعجم کبیر میں حدیث نمبر ۱۳۳۸۹ (۱۱/۴۰۳) پر اور امام حمری نے مشکوٰۃ شریف میں حدیث نمبر ۱۷۰ پر امام ترمذی کے حوالے سے نقل فرمایا۔

(۲) حدیث شریف میں اس کے لئے الفاظ ”طوبی“ کے ہیں جس کے معنی جنت بھی ہیں اور کہا گیا ہے کہ جنت میں ایک درخت کا نام ہے۔ جیسا کہ امام ابولست علی حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ رحمۃ اللہ اتقوی نے ایک نعت شریف کا مطلع ارشاد فرمایا طوبی میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی اعلیٰ شاخ، مانگوں حبیب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنے کو روح القدس (علیہ السلام) سے ایسی شاخ۔ اس اعتبار سے اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ فرہاد کے لئے جنت ہے، نیز لغوی اعتبار سے اس کے معنی اچھائی کے بھی ہیں جیسا کہ مصنف (دامت برکاتہم العالیہ) نے ترجمہ فرمایا۔ ۱۳ خرچ۔

غریب کے لئے اچھائی ہے ہو اور غریب وہ لوگ ہیں جو اس فساد کو درست کرتے ہیں جو لوگ میری سنت میں پیدا کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۲۷، جلد ۱)

**اہل سنت کا ساتھ چھوڑنے والا دوزخی ہوگا**  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَمَنْ سَرَّهٖ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَقْدِ“

خبردار جس شخص کو جنت کا وسطی حصہ پسند ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ شیطان تمہارے ساتھ ہے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۲، جلد ۲)

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

”وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ“

اور تم پر (اہل سنت و جماعت) اور عوام المسلمین (کا رہنے) لازم ہے۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۲۸، جلد ۱)

سنی مسلمان ان احادیث حبر کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور خیال کریں کہ اگر سواد اعظم کی پیروی چھوٹ گئی تو پھر

انجام کتنا بڑا ہوگا۔ (اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ)

**اہل سنت ناجی فرقہ ہے**

(۱) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”الجامع العوام عن علم الکلام“ میں روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”سَتَفَرِّقُ أُمَّتِي تِلْكَ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، النَّاجِيَةُ مِنْهُمْ وَاحِدَةٌ“۔ فَقِيلَ: وَمَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: ”أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ“، فَقِيلَ: وَمَا أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ؟ فَقَالَ: ”مَا أَنَا عَلَيْهِ الْآنَ وَأَصْحَابِي“

(۱) اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں حدیث نمبر: ۲۰۷۱۰ (۱۱/۳۳۱) پر، امام شافعی نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۱۲۶ (۳/۷۵) پر، امام بیہقی نے معرفۃ السنن والآثار میں حدیث نمبر: ۵۳ (۱/۶۳) پر، امام ابن حسا کے تاریخ مسند الشیخ میں (۲۷۹/۳) پر نیز دیگر محدثین نے بھی اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

(۲) اسے امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۲۱۰۲۰ (۱۳/۳۵) پر، امام علاء الدین علی السیوطی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۱۰۳۶ پر اور امام حمزہ ی نے مشکوٰۃ شریف میں امام احمد کے حوالے سے حدیث نمبر: ۱۸۳ پر نیز دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

**ترجمہ:** عنقریب میری امت ستر (۷۰) سے کچھ زیادہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک فرقہ ناجی ہے۔ سو کہا گیا وہ ناجی فرقہ کون ہے؟ تو فرمایا اہل شیعہ و جماعت ہیں۔ پھر کہا گیا اہل شیعہ و جماعت کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو میری اس وقت کی شیعہ اور میرے صحابہ کی شیعہ پر ہوں گے۔ (اچھا عوام عن عمر، ج ۱، صفحہ ۳۵)

(۲) مولانا محمد حسن مجددی لکھتے ہیں کہ

”فَجُمِلَةُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَلَقَطَةُ الْعَامَةِ تَضْرِبُ بِكثْرَةِ الْأَفْرَادِ وَكَثْرَةِ أَفْرَادِ أَهْلِ الشَّيْءِ وَالْجَمَاعَةِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى خَمِيصِ طَوَائِفِ الصَّلَاةِ أَمَّا بِيَدَيْهِ مَعْلُومٌ بِالصَّرُورَةِ فَقَبِلَتْ أَنَّ الْفِرْقَةَ النَّاجِيَةَ هِيَ أَهْلُ الشَّيْءِ وَالْجَمَاعَةِ الْمُقْلِدِينَ لِلْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ الْمَشْهُورَةِ“

**ترجمہ:** یعنی سوادِ اعظم اور عامہ کے اغلاظ حدیث میں کثرتِ افراد کے بارے میں صریح ہیں۔ اور اہل شیعہ کے افراد کی کثرت تمام گمراہی والے فرقوں کے افراد کی نسبت سے زیادہ اور معلوم امر ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ناجی (یہی نبوت والا) فرقہ وہ اہل شیعہ و جماعت ہی ہیں۔ جو مشہور مذاہبِ اربعہ (حق، باطل، باطل، باطل) کے مقلدین ہیں۔

(العقائد الصحيحة، صفحہ ۲۳)

(۳) میرزا یحییٰ بن حضور غوث اعظم، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

”وَأَمَّا الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ لَهَا أَهْلُ الشَّيْءِ وَالْجَمَاعَةِ“

**ترجمہ:** اور ناجی فرقہ اہل شیعہ و جماعت ہی ہے۔ (غیبۃ الطالبین، صفحہ ۸۵، حد ۱)

(۴) امام احمد رضا دی رحمۃ اللہ علیہ ذریعہ کے حواشی میں فرماتے ہیں:

”فَعَلَيْكُمْ مَعَاشِرُ الْمُؤْمِنِينَ بِاتِّبَاعِ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ الْمُسَمَّاةِ بِأَهْلِ الشَّيْءِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ نَصْرَةَ اللَّهِ وَحِفْظَهُ وَتَوْفِيقَهُ فِي مَوَاقِفِهِمْ وَحُدُودَهُ وَسَحْطَهُ وَمَقْتَهُ فِي مُحَاقِقَتِهِمْ“

**ترجمہ:** پس اے تمام مومن جماعتو! تم پر فرقہ ناجیہ یعنی اہل شیعہ و جماعت کی پیروی لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی امداد اور اس کی نگہبانی اور توفیق اس جماعت کی موافقت میں ہے اور اس کی ناراضگی اور غضب و غصہ اس کی مخالفت میں ہے۔ (حاشیہ در مختار بحوالہ الدولة العثمانیہ)

پھر آگے فرماتے ہیں:

”وَهَذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ الْيَوْمَ فِي مَذَاهِبِ أَرْبَعَةٍ، وَهِيَ الْحَنِيفِيُّونَ وَالْمَالِكِيُّونَ وَالشَّافِعِيُّونَ



وَالْحَسْبُ لِلَّهِ، وَمَنْ كَانَ حَارًا عَنْ هَيْدِهِ الْأَرْبَعَةُ لِيْ هَذَا الرَّعْمَانِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْيَدْعَةِ  
وَالنَّارِ“

**ترجمہ :** اور یہ ناجی جماعت آج چار مذہب حق، مالکی، شافعی اور حنبلی پر منحصر ہے اور جو شخص آج اس زمانے میں ان چار مذہب سے خارج ہے۔ وہ بدعتی ہے اور دورخی ہے۔ (حاشیہ در مختار بحوالہ الدولة العثمانیہ)

سنی مسلمان علمائے حق کے ان ارشادات کو غور سے پڑھیں، سمجھیں اور جانیں کہ اجتماع حق جیسی کوئی دولت نہیں کیونکہ آخرت کی کامیابی کا دار و مدار حق پرستی پر ہی ہے۔ اگر اہل شیعہ کے مذہب حقہ کو چھوڑ کر بد مذہبی اپنائیں گے تو آخرت میں کتنا بڑا خسارہ اٹھانا پڑے گا۔

اَللّٰهُمَّ كَيْتَ قُلُوْبَنَا عَلٰی مَذْهَبِ اَهْلِ الشَّيْءِ وَالْجَمَاعَةِ بِمَكَاتِكَ الْعَظِيْمِ وَرَسُولِكَ الْكَرِيْمِ (۱۵۸۸) (متن)  
آج کل ایک فرقہ پیدا ہوا ہے جس نے اپنا نام 'جریہ' 'سین' رکھا ہے۔ اس فرقہ کا اہل شیعہ سے یہ مطالبہ ہے کہ تم اپنے نام کا ثبوت دو ورنہ ہماری جماعت اہل سنہ میں شامل ہو جاؤ۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ مندرجہ بالا حدیث اور غمخیز عجمی کی پیش کردہ روایات سے ثابت ہو گیا ہے کہ خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حق کو اہل سنت و جماعت کا نام عطا فرمایا ہے لہذا یہ نام سرکاری عطیہ ہے کسی نے اپنی طرف سے نہیں رکھا ہے۔ (والحمد للہ علی ذلک)  
ہاں ہمارا مطالبہ ان سے یہ ہے کہ 'سنہ' نام کی جہاد سے پاس کیا واپس لیں۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُذِغْتُ لِلْكَافِرِيْنَ۔ (البقرة ۲۴)  
**اہل سنت نبی کریم ﷺ کی معنوی اولاد ہیں**

اھل حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ، آیت 'لَيَعْمُرَنَّ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ' کی تفسیر میں لکھتے ہیں  
"اَيُّ لَيَعْمُرَنَّ اللهُ بِسَمِيَّتِكَ وَحَاجَتِكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوبِ أَهْلِكَ وَمَعَاصِيهِمْ أَوْ زَلَّاتِهِمْ مِنْ أَهْلِكَ وَأَهْلِيَّتِكَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَمَّةٌ إِلَى آدَمَ وَخَوَآءَ وَمَا تَأَخَّرَ مِنْ ذُنُوبِ سَلْبِكَ مِنْ أَحْفَادِكَ وَأَسَاطِكَ بَلْ وَسَلْبِكَ الْمَغْرُوبِي حَمِيْمًا وَهُمْ أَهْلُ الشَّيْءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"

**ترجمہ :** یعنی تاکہ اللہ آپ کے سبب اور آپ کے مرتبہ کے باعث آپ کے گزرے ہوئے گھروالوں کے گناہ اور معاصی یا آپ کے باپوں اور ماؤں حضرت عبد اللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما سے لے کر حضرت آدم و حوا علیہم السلام تک کی لغزشیں اور آپ کی آنے والی نسل یعنی آپ کے نواسوں بلکہ آپ کی معنوی اولاد یعنی اہل شیعہ کے گناہ معاف فرمائے۔

## اہل سنت کے اعمال بہترین ہیں

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ عبدالوہاب بن یزید کندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو عمر ضریح رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کی وفات کے بعد دیکھا تو عرض کیا، اللہ نے مرنے کے بعد آپ سے کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا اُس نے مجھے معافی دے دی اور مجھ پر رحم کیا ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا "قَسَائِ الْأَعْمَالِ وَحَدَّثَ الْفَصْلَ" یعنی آپ نے کون سا عمل بہترین پایا؟ فرمایا "مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ الشُّبَّةِ وَالْعِلْمِ" یعنی سنت اور علم میں سے جس پر تم ہو۔ یعنی اہل سنت و اہل علم کے اعمال بہترین پائے ہیں۔ پھر عرض کیا اور تم نے بدترین اعمال کون سے پائے ہیں؟ فرمایا ناموں سے بچو۔ عرض کیا، نام کیا ہے؟ فرمایا "الْقَذَرِيُّ وَالْمَغْرِبِيُّ وَتَرْجِي الْقَتْلَ بَعْدَ اسْتِئْذَانِ الْهَوَاءِ" قدری، مغربی، اور مرجی پھر دوسرے بدنامیوں کے نام گئے گئے۔ (شرح الصدور، صفحہ ۱۷)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خوب فرماتے ہیں

اہنت کا ہے بڑا پایہ اسبابِ رسول

جگر میں اور نام کے جگر میں نہ لگتا

اور فرماتے ہیں

وہ پناہ ہے ہر گناہ کی اور ہر

یوں نہ فرما میں ترے شہد کہ وہ جہاں گیا

عش پر اہم میں نہیں وہ مناس صباغ

فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا

## قبر میں سُنَّی کا منہ قبلہ سے نہیں پھرتا ہے

ابو اسحاق فزاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اُن کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اُس نے انہیں بتایا کہ میں قبریں کھودا کرتا تھا (کنن چرن کرتا تھا) اور میں ایک قوم کو اس حال میں پاتا تھا کہ اُن کے منہ قبلہ سے پھرے ہوئے ہوتے تھے۔ سو میں نے یہ بات امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو کہی تو آپ نے فرمایا "أَوَّلِيكَ قَوْمٌ مَاتُوا عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ" یعنی یہ لوگ سُنی مذہب چھوڑ کر مرتے ہیں۔ (اس نے اس کا منہ قبلہ ٹیب سے پھیر دیا) (شرح الصدور، صفحہ ۷۷)

## فرشتے سنی کو قبر میں تلقین کرتے ہیں

حدیث لا الکا فی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن نصر صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ میرے والد نماز جنازہ کے بہت شوقین تھے۔ وہ واقف و ناواقف اموات کے جنازہ کی نماز پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے فرمایا اے میرے پیارے بیٹے ایک دن میں ایک نماز میں حاضر ہوا تو جب لوگوں نے میت کو دفن کیا تو دو آدمی قبر میں داخل ہو گئے۔ پھر ایک شخص نکل آیا اور دوسرا قبر میں ہی رہ گیا اور لوگ مٹی ڈالنے لگے تو میں نے کہا اے لوگو! تم میت کے ہمراہ ایک زندہ شخص کو بھی دفن کر رہے ہو۔ سو لوگوں نے کہا یہاں اور کوئی نہیں۔ میں نے کہا شاید مجھے شبہ لگا ہو۔ پھر میں لوٹ آیا اور میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں نے تو دو شخصوں کو دیکھا ان میں سے ایک نکل آیا اور دوسرا باقی رہ گیا۔ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ میرے لئے میرا معامدہ ظاہر فرمادے۔ پس میں قبر کی طرف آیا اور دس مرتبہ سورۃ یٰسین، سورۃ ملک پڑھیں اور رونے لگا اور عرض کیا، اے میرے رب! جو کچھ میں نے دیکھا اُس کی حقیقت مجھ پر ظاہر فرمادے کیونکہ میں اپنے عمل اور ایمان کے ضائع ہونے کا خوف رکھتا ہوں۔ فوراً قبر پھٹی تو اُس سے ایک شخص نکلا۔ پھر وہ پیٹھ پھیر کر چلا۔ میں نے کہا اے فلاں! میں تجھے تیرے محبوب کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو ٹھہرنا کہ میں تجھ سے کچھ پوچھوں۔ اُس نے میری طرف توجہ نہ کی پھر میں نے دوسری اور تیسری بار یہی کہا تو اُس نے توجہ دی اور کہا تو نصر الصالح ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر اُس نے کہا کیا تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا

"نَحْنُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَكُنَّا بِأَهْلِ السَّيِّئَةِ إِذَا وَصَّوْا إِلَى قُبُورِهِمْ تَرَلَّا حَتَّى نَلْقِيَهُمُ الْحَيَّةَ"

**ترجمہ:** ہم رحمت کے فرشتوں میں سے وہ فرشتے ہیں ہم اہل شقت پر مقرر کیے گئے ہیں۔ جب وہ قبروں میں رکھے جاتے ہیں تو ہم اترتے ہیں اور انہیں مکر کبیر کے سوالوں کے جواب سکھاتے ہیں۔ پھر وہ غائب ہو گیا۔

(شرح الصدور، صفحہ ۵۸، صحیح البخاری، صفحہ ۸۶)

سنی مسلمان اس حدیث پر غور کریں کہ مسلک اہل شقت کی حقانیت کی کتنی عظیم برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ قبر میں حساب و کتاب کی کامیابی کے لئے سنی مسلمانوں کو جواب سکھانے کے لئے رحمت کے فرشتے مقرر فرمادیتا ہے۔

"اَللّٰهُمَّ كَيْتْ اَقْدَامَنَا عَلٰی هٰذَا الْمَذْهَبِ الْعَالِي بِقُصْبِكَ وَاحْتِمَ حَبَاتَا عَلٰی هٰذَا الْمَذْهَبِ الْحَقِّ بِحَقِّ ذَالِكَ يَا قَدِيْمُ الدَّائَاتِ وَبَا عَظِيْمُ الصِّفَاتِ" (آمین)



## قیامت کے دن سنیوں کے چہرے روشن ہوں گے

اہل سنت کی عند اللہ تعالیٰ کرامات میں سے ایک بڑی کرامت یہ ہے کہ میدانِ حشر میں اُن کے چہرے ہشاش بشاش ہوں گے اور اُن کے مخالفین کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ چنانچہ مفسر ابن کثیر لکھتے ہیں:

”يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَبِينٌ نَبِيضٌ وَخُوَّةٌ أَهْلُ الشَّيْءِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وَخُوَّةٌ أَهْلُ الْبِدْعَةِ وَالْمِرْقَدِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ  
وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا“

**ترجمہ:** حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما (صحابی رسول ﷺ) نے فرمایا قیامت کے دن اہل سنت و جماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت اور فرقہ بندی کرنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (تیسرے سیرۃ ص ۲۹۰ جلد ۱) اور تفسیر حسینی میں ہے:

”واما ان کہ سفید شد روئے حالی ہشاش بشاش ہوں گے“

یعنی

”قیامت کے روز جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ مومن و اہل سنت ہوں گے“

(تفسیر حسینی، صفحہ ۷۸)

اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

واخرج الديلمي في ”مسند الفردوس“ بسند ضعيف عن ابن عمر عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى  
﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وَخُوَّةٌ وَتَسْوَدُّ وَخُوَّةٌ﴾ (سورة آل عمران ۱۰۶) قَالَ تَبْيَضُّ وَخُوَّةٌ أَهْلُ الشَّيْءِ وَتَسْوَدُّ  
وَخُوَّةٌ أَهْلُ الْبِدْعَةِ“۔ لے

**ترجمہ:** محدث دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ”مسند الفردوس“ میں ضعیف سند سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے جس دن کچھ منہ اونچا لے (سفید) ہوں گے اور کچھ منہ کالے (کے بارے میں فرماتے ہیں اہل سنت کے چہرے سفید اور اہل بدعت کے سیاہ ہوں گے۔

(الاتقان، صفحہ ۱۹۲، جلد ۲)

(۱) اس حدیث کو امام دیلمی نے الفردوس، ج ۱، کتاب ۱، حدیث نمبر ۸۹۸۶ (۵۲۹/۵) پر نقل فرمایا، نیز ابوداؤد رحمہ اللہ نے بھی اپنی تفسیر میں (۱۶۷/۲) اس حدیث کو نقل فرمایا۔

اور یہی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

”أَحْوَجُ ابْنِ أَبِي حَتَّابٍ وَالْأَنْكَابِيُّ عَنِ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذِهِ الْآيَةِ، قَالَ تَبَيُّصُ وَجْهِ أَهْلِ الشُّبَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وَجْهُ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالصَّلَاةِ وَأَحْوَجُهُ أَنْحَطِبُ فِي الرِّوَايَةِ عَنْ مَالِكٍ وَالدَّبْلَمِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَمْرٍو مَوْقُوفًا“۔ (تفسیر ابن ابی حاتم حدیث نمبر ۳۹۹۸ (۳۴۰۷))

**ترجمہ:** محدث ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور لا نکابی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ ارشاد روایت کیا ہے کہ اہل سنیہ و جماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت و ضلالت کے چہرے سیاہ ہوں گے اور اس بات کو روایت کے طور پر خطیب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے۔

(البدور السافرة، صفحہ ۱۳۳)

حضور ﷺ نے فرمایا جب تم اختلاف دیکھو تو سب سے بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔

## سوال

حدیث مذکورہ آیت قرآنی کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

”إِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ“ (سبا ۱۳)

**ترجمہ:** عمل کرو آل داؤد (علیہ السلام) شکر کا اور کم ہیں میرے بندوں سے شکر کرنے والے۔ (پارہ ۲۲ سورہ سبا، آیت ۱۳)

اس کے علاوہ اور آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مومن اور نیک بندے قلیل ہیں۔ اس لئے یہ حدیث قرآن مجید کے خلاف ہے لہذا قابل قبول نہیں۔

## جواب 1

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مدارج نجات ایمان پر ہے۔ ایمان رکھنے والوں میں بھی ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے جو سب استطاعت اللہ تعالیٰ کی پوری شکر گزاری کرنے والے اور کامل مومن ہوں۔

## جواب 2

جن آیتوں میں مومنین کو قلیل اور کفار کو کثیر فرمایا گیا ہے وہاں کفار سے وہ ”بہت دیتے“ بالخصوص مراد نہیں مدعیان اسلام ہیں بلکہ وہاں کفار سے عام کفار مراد ہیں۔ جن میں اسلام کے مدعی اور منکر سب شامل ہیں اور یہ امر واضح ہے کہ اسلام کے مدعی اور منکر تمام جہانوں کے کافروں کے مقابلہ میں سوا د اعظم اہلسنت و جماعت کو لایا جائے ضرور قلیل

ہوں گے اور وہ کفار یقیناً کثیر ہوں گے لہذا قرآن وحدیث میں کوئی اختلاف نہیں۔

## ازالۃ وہم

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرق ناجیہ کے متعلق فرمایا ہے کہ

**"مَا آتَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي"**

**ترجمہ:** ناجی گرد وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے مسلک پر ہو۔

اس حدیث میں سواوا عظیم کا ذکر نہیں۔ اس لئے تمہارا دعویٰ غلط ہے کہ ہم کثیر التعداد ہیں۔ لہذا اہم حق پر ہیں۔ اس روایت میں اہل حق کی علامت بتائی گئی ہے۔ **الحمد للہ** وہ ہم اہلسنت ہیں یہاں اہل حق کو کثیر تعداد والے بھی فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے

**عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "إِنْ أُمِّي لَا تَجْمَعُ عَلَى صَلَاحٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ إِخْتِلَافًا لَعَنَتُكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ"۔** <sup>(۱)</sup> (رواہ اس ماجہ)

**ترجمہ:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی، جب تم اختلاف دیکھو تو سب سے بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔"

## فائدہ

اس دورِ فتن میں حدیث مذکورہ کی رو سے سواوا عظیم اہلسنت وجماعت کا حق پر ہونا ثابت ہوا۔ جیسا کہ شیخ عبدالغنی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "احیاء الانحیاء" میں اسی حدیث پر رقم فرماتے ہیں

**"فَهَذَا الْحَدِيثُ مَعْيَارٌ عَظِيمٌ لِأَهْلِ الشُّبُهَةِ وَالْحَمَادَةِ - حَسْبُكَ اللَّهُ سَعْيُهُمْ - فَوَيْتَهُمْ هُمُ السَّوَادُ الْأَعْظَمُ وَذَلِكَ لَا يَخْتَلِفُ إِلَى بَرٍّ هَانٍ فَإِنَّكَ لَوْ تَطَرَّطْتَ إِلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ بِأَجْمَعِهِمُ النَّاسِ وَتَسْعُونَ فِرْقَةً لَا يَبْلُغُ عَدَدُهُمْ عَشَرَ أَهْلِ الشُّبُهَةِ وَأَمَّا اخْتِلَافُ الْمُتَحِدِّينَ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَكَذَلِكَ اخْتِلَافُ الصُّوفِيَةِ الْكِرَامِ وَالْمُحْتَلِّينَ الْعِظَامِ وَالْفُرَّاءِ الْأَعْلَامِ هُوَ الْإِخْتِلَافُ لَا يُصِلُّ أَحَدُهُمُ الْآخَرَ - (ابن ماجہ صفحہ ۲۹۲ ح ۱۷۱۷)۔"**

یہ حدیث اہل سنت وجماعت (محققان کی سنی مکتبہ فرماتے) کے لئے معیار عظیم ہے۔ بے شک وہی سواوا عظیم ہیں اور یہ

(۱) اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی مسند میں حدیث نمبر ۳۹۳۰ پر بھی نقلی سے کثیر اصحاب میں حدیث نمبر ۹۰۹ پر یہ دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔



امر کی برہان (دلیل) کا محتاج نہیں۔ تمام اہل ہوا (عس پرست) باوجودیکہ بہتر فرماتے ہیں۔ اگر تم دیکھو تو وہ اہلسنت کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ رہا مجتہدین اور اسی طرح صوفیائے کرام اور محدثین عظام اور قراء اعلام کا باہمی اختلاف تو ایسا ہے کہ جس کی وجہ سے کوئی ایک دوسرے کی تحلیل نہیں کرتے۔ (یعنی ایک دوسرے کو کراۃ نہیں دیتے)

## معیار حقانیت

حدیث شریف میں حقانیت کی دلیل اپنی ذات اور صحابہ کرام کو بتایا چنانچہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَّاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "تَفَرَّقُوا أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي الشَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً" قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ "مِلَّةَ آتَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي"۔ (مشکوٰۃ بالاعتصام بالسنة، رواه الترمذی)

**ترجمہ:** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ۳۶ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سے سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کون لوگ ہوں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوں گے۔

## فائدہ

اس حدیث شریف میں چتر فرقوں (۳۶) کے اصولی گروہ مراد ہے ورنہ ان کے فروع کی تعداد تو کہیں اس سے زائد ہے مثلاً خود شیعہ رافضی کے فروعی فرقے تقریباً ستر، اسی ہیں جس کی تفصیل فقیر کی تصنیف "آئین شیعہ مذہب" میں دیکھئے اور اس وہابیت کے بھی کئی ٹولے ہیں مثلاً وہابی غیر مقلد، وہابی دیوبندی، مودودی تبلیغی وغیرہ۔ تفصیل فقیر کی کتاب "ایٹیس تا دیوبند" میں دیکھئے۔

## فائدہ

"تہ فرقہ" (۷۳) میں (۷۲) کا جنہی ہونا لازمی امر ہے ورنہ حدیث شریف کا مفہوم معاذ اللہ غلط ثابت ہوگا اور یہ سب کو معلوم ہے دنیا بدل سکتی ہے لیکن فرمان نبوی نہیں بدل سکتا۔ اسی لئے اس حدیث شریف کے مطابق ہر فرقہ اپنے لئے مدعی ہے کہ ہم ناجی ہیں باقی سب ناری۔ لیکن فقیر اویسی غفرلہ کہتا ہے کہ اسی حدیث میں ناجی ہونے کا

(۱) بیچ حدیث ہے اس حدیث شریف کو امام احمد نے مستدرک میں حدیث نمبر ۳۰۹ پر، ابوترمدی نے بیہ سن میں حدیث نمبر ۲۵۶۵ پر، اور امام ترمذی کے حوالے سے امام حموری نے مشکوٰۃ میں حدیث نمبر ۱۷ پر نقل فرمایا۔

ثبوت موجود ہے۔

(۱) ظاہر ہے کہ جس وقت یہ حدیث شریف سرکارِ مدینہ ﷺ نے بیان فرمائی تو یہ گروہ بندی اور فرقہ پرستی نہیں تھی۔ بلکہ آپ ﷺ کے وصال شریف کے بعد امت کا شیرازہ منتشر ہوا ہے اور یہ خیر غیب سے تعلق رکھتی ہے اور مجھہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کے لئے علم غیب کا عقیدہ صرف اور صرف ہم اہلسنت کا ہے باقی فرقے اولاً سرے سے اس حدیث شریف کے منکر ہیں۔ جیسے منکرین حدیث (پڑا دوی، نیچری، پروری، برائی) اگر بعض فرقے اس حدیث شریف کو مانتے ہیں تو ضعیف قرار دے کر ٹھکرا دیتے ہیں۔ جیسے غیر مقلد، غلام خانی، نیچری، مودودوی، ڈالڈے دیو بندی طوعاً کرہاً مانتے ہیں لیکن بحیثیت علم غیب نبوی کے نہیں بلکہ ویسے ہی۔

(۲) ناجی ہونے کے لئے خود حضور ﷺ تہتین فرمایا کہ "مَا آتَا عَلَيْنِهِ وَأَصْحَابِي" یعنی "ناجی وہ فرقہ ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں" تمام گمراہ فرقے کہتے ہیں کہ صرف اعمال مراد ہیں۔ اسی لئے وہ خوش ہیں کہ اعمال صالحہ پر وہ اسی طرح ہیں جیسے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا۔ بلکہ وہ عوام کو دکھانا چاہتے ہیں کہ ان کی زندگی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عملی نمونہ ہے۔ لیکن ان کا یہ خیال غلط اور بالکل غلط ہے۔ اس لئے کہ صرف اعمال صالحہ مراد ہیں تو پھر منافقین میں بھی صحابہ جیسے اعمال صالحہ تھے۔ بلکہ ظاہری اعمال ان سے بڑھ کر تھے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا "إِنَّ الْمُسَافِقِينَ فِي الذِّكْرِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ" (پارہ ۵ سورۃ لقمان، آیت ۳۵) یعنی "منافقین جہنم کے سب سے نیچے درجہ میں ہوں گے" ثابت ہوا کہ "مَا آتَا عَلَيْنِهِ وَأَصْحَابِي" سے عقائد مراد ہیں اور ان کے ساتھ اعمال صالحہ ضروری ہیں۔ چنانچہ اس کی مزید تشریح فقیر کے رسالہ "تحدۃ خوان فی شعب الایمان" میں دیکھئے۔ نبی پاک شرہ لولا کہ ﷺ کے عطا کردہ عقائد جن پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زندگی بسر فرمائی مجھہ تعالیٰ وہ جملہ اہلسنت کو نصیب ہیں۔ اس کے دلائل فقیر کی تحریر کردہ تفسیر "تفسیر اوسنی" میں ہیں یا پھر دیکھئے فقیر کی کتاب "الاصحاب فی عقائد الصحابہ"

**فائدہ**

ان دونوں دلیلوں سے واضح ہوا کہ "ہر فرقہ" نے لازماً جہنم میں جانا ہے۔ لیکن اس کا واضح ثبوت اور یقینی امر اُس وقت ہوگا۔ جب ہم میدانِ حشر میں حاضر ہونگے۔ اس کے باوجود احادیثِ مبارکہ میں حضور سرورِ عالم ﷺ نے جملہ مذاہب کی علامات اور نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ ان تمام مذاہب سے شریر ترین فرقہ وہابیہ، دیوبندیہ کا بتایا۔ صرف اسی فرقہ کی علامات اپنی کتاب "دیوبندی وہابی کی نشانی" اور "دیوبندیوں کی فوٹو کاپی" میں تفصیل سے عرض کر دی ہیں۔

## اہلسنت کی حقانیت کے معیار کی تفصیل

نبی پاک ﷺ نے سینکڑوں سال پہلے ”نہ و تہ“ کی خبر دی جو آج ہمارے سامنے وہ خبر معجزے کے طور پر ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اُن میں سے بہتر فرقے دوزخی ہیں۔ صرف ایک جنتی ہے اسکی مزید تشریح تو آئیگی یہاں پر صرف جنتی گروہ کی گواہیاں اُن شخصیات کی پیش کروں جن پر خود اسلام کو ناز ہے اور مسلمان کا بچہ بچہ یقین رکھتا ہے۔ اُن کی گواہی حق اور سچ ہے۔ تمام دنیا کے لوگ غلط ہو سکتے ہیں لیکن یہ محبوبانِ خدا کبھی غلط بات نہیں کر سکتے۔

حضور سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”یہ سب بہتر فرقے بنتے ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے اور ان میں سے اہلسنت و جماعت ہی ناجی گروہ ہے۔“ (غنیۃ اللیس)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ”اہلِ سنت و جماعت ہی نجات پانے والا فرقہ ہے اور یہی وہ فرقہ ہے جو اپنی رائے اور عقل کو میزانِ قرآن سے تولتا ہے۔“ (بحرِ باتِ غراں)

غوثِ صمدانی حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”چنگ چاروں ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور اُن کے مقلدین ہی ظاہرہ باطن میں اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔“ (المعبران الکبریٰ)

حضرت امام سلیمان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”سواذِ اعظم سے وہی مراد ہیں جو اہلسنت و جماعت کہلاتے ہیں۔“

خاتم الکھفین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بالجلہ دین اسلام میں مذہبِ اہلسنت و جماعت ہی سواذِ اعظم ہے۔

قطبِ ربانی سید محمد ابولہدی آفندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”نجات پانے والا گروہ اہلسنت و جماعت ہے جو افضل طریقہ پر قائم ہیں اور افراط و تفریط (وہی سچ) کو چھوڑ کر درمیانہ (درست) مرتبہ پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان کے افعال و اقوال اعتدال کے ترازو میں تلے ہوئے ہیں۔“

قطبِ العارفین حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا ”بندہ کو فتح نصیب ہی نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ پر نہ ہو اور اللہ کا ایک بھی ولی کسی دوسرے عقیدہ پر نہیں ہوا اور فرمایا کرتے تھے مجھے اہلسنت سے بہت زیادہ محبت ہے اور دعا فرمایا کرتے تھے کہ میرا خاتمہ اہلسنت پر ہو“ (ان بریز، صفحہ ۳۹، جلد ۲)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”اس بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ ناجی گروہ اہلسنت و



جماعت ہی ہے۔“ (مرقات)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوا و اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو اور جب مذاہب اربعہ (حنلی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے سوا باقی سب ختم ہو گئے تو ان کی اتباع ہی سوا و اعظم کا اتباع ہے اور ان سے نکلتا سوا و اعظم سے نکلتا ہے۔ (عقد الحید)

خاتم المحدثین حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہلسنت و جماعت کے مختلف مذاہب جیسے عقائد میں اشعریہ و ماتریدیہ اور فقہ میں حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور تصوف و سلوک میں قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی۔ یہ فقیر (شاہ محمد احرار صاحب) ان سب کو برحق جانتا ہے۔ (توقی عزیریہ)

امام ربانی حضرت مجتہد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نجات کا طریقہ اہلسنت و جماعت کی متابعت میں ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ اہلسنت کے اقوال و افعال اور اصول و فروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ ناجی فرقہ یہی ہے۔ اور اس کے سوا باقی سب فرقے خرابی کا شکار ہیں اور اس ہلاکت کا خواہ آج کسی کو علم نہ ہو۔ لیکن کل بروز قیامت یہ راز سب پر کھل جائے گا۔ لیکن فائدہ نہ ہوگا محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں نجات پانے والے گروہ (ناجی فرقہ) میں شامل فرمایا جو اہلسنت و جماعت ہے۔ (مکتوبات، ماریانی)

مزید حوالہ جات کے لئے فقیر کی کتاب ”ذہب حق اہلسنت میں“ دیکھیے۔ اسی لئے ہمارے یقین ہے آج دنیا میں جس طرح اہلسنت کے چہرے دیکھتے محسوس ہوتے ہیں۔ ایسے ہی انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں روشن چہرے اہلسنت کو نصیب ہونگے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

”يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ“ (پارہ ۳، رکوع ۲، آل عمران آیت ۱۰۶)

**ترجمہ:** روزِ محشر کچھ چہرے روشن اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔

**فائدہ**

اس آیت کے تحت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً اور ابوسعید خدری بھی مرفوعاً سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوف فرماتے ہیں۔

”قَالَ تَبْيَضُّ وُجُوهُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ أَهْلِ الْبِدْعِ وَالصَّلَاةِ“

(تفسیر فتح القدیر، لکھنؤ، جلد ۱، صفحہ ۷۳، تفسیر ابن کثیر، جلد ۱، صفحہ ۳۹۰)

(تفسیر درمنثور جلد ۲، صفحہ ۶۳، تاریخ بغداد للخطیب، جلد ۷، صفحہ ۳۹۰)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ (قیامت کے دن) روشن چہرے اہل سنت و جماعت کے

ہوں گے اور منہ کا لئے تمام نوپید گمراہ فرقوں کے ہوں گے۔

پس ثابت ہوا تمام فرقے یکساں نہیں بلکہ اہلسنت مذہب حق ہے باقی تمام نوپید فرقے گمراہ ہیں۔

## حق پر صرف اہلسنت ہیں

صحیح عقائد کے بغیر نجات ناممکن ہے تو لازم ہے کہ ہم نجات کے لئے صحیح عقائد کی تلاش کریں کیونکہ جتنے گمراہ فرقے ہیں سب کے سب مدعی ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور ہر ایک کا دعویٰ قرآن و حدیث کی روشنی پر مبنی ہے۔ بلکہ بظاہر دیکھا جائے تو ہر مدعی اپنی بد مذہبی پر بیشمار قرآن و احادیث کے دلائل کے انبار لگا دیتا ہے۔ مرزا یحیٰی کو دیکھو ہر مسئلہ پر درجنوں آیات اور سینکڑوں احادیث و فرقہ فرکر کے سنا دیتے ہیں۔ وہابی کو دیکھو بیشمار آیات و احادیث پڑھ کر سنا دیتا ہے بلکہ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی اپنے کو ایسے بہتر سلیقے سے پڑھ کر سنا دیتے ہیں گویا "حافظ القرآن و الحدیث" ہیں۔ حالانکہ وہ تمام کے تمام دلائل حقیقت سے کوسوں دور ہوتے ہیں صرف ایک مثال حاضر ہے۔

## حکایت

ہمارے ایک دوست تقریر کرتے ہوئے کہہ بیٹھے کہ "پاک" غوث پاکؒ وغیرہ وغیرہ تو جلے میں ایک وہابی دیوبندی کھڑا ہو گیا اور کہا کہ مولانا صاحب آپ نے مدینہ، غوث، رسول کے لفظ کے ساتھ لفظ پاکؒ کہہ کر بہت بڑا شرک کیا۔ اس لئے کہ پاک تو صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور آپ نے غیروں کو پاک کہہ دیا۔ ہمارے مولانا نے پوچھا وہ کیسے؟ اُس نے کہا کہ مندرجہ ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو کہا ہے مثلاً

"سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعِيسَىٰ" (پارہ ۱۵، سورہ نساء، آیت ۱) "سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا" (پارہ ۲۵، سورہ اعراف، آیت ۱۳) "سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ" (پارہ ۲۳، سورہ الصفات، آیت ۱۵۹) "سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ" (پارہ ۲۳، سورہ الصفات، آیت ۱۸۰) "سُبْحَانَ اللَّهِ جِئْنَا نَمُسْوِنُ وَجِئْنَا نَقْتَضِيحُونَ" (پارہ ۲۱، سورہ ابروہ، آیت ۳۰)

اس طرح کی کئی آیات پڑھ ڈالیں۔ ہماری عوام کلی جی ہو گئی کہ وہابی دیوبندی قرآن کی درجنوں آیات پڑھ رہا ہے اسی لئے واقعی مدینہ، بغداد، رسول وغیرہ وغیرہ کو پاکؒ کہنا شرک ہوگا۔

ہمارے مولانا نے فرمایا "وہابی" پاک کا اطلاق غیر اللہ پر شرک ہے تو بتائیے تم نے کھانا کھایا وہ پلید یا پاک۔ وہابی نے کہا پاک، پھر پوچھا پانی، اس نے کہا پاک، پھر پوچھا تمہارا کپڑا کہا پاک، پھر پوچھا تمہارے نماز پڑھنے کا صلی، کہا پاک، اسی طرح بیسیوں مثالیں گتوائیں، تمام پر وہابی کہتا گیا پاک۔

اب ہماری عوام کی آنکھ کھلی کہ یہ لوگ اس طرح سے دھوکہ دے کر قرآنی آیات پڑھ کر غلط مطلب بیان کرتے ہیں چنانچہ اس پروہابی کو جلسہ سے بھاگنا پڑا اسی طرح کا حال ہر بد مذہب کے دلائل کا ہے۔

### بد مذہب کی نشاندہی

يٰۤاَيُّ سَمِيعٍ رَّسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ "سَيُخْرَجُ قَوْمٌ فِىْ اَحْرِ الزَّمَانِ اَحْدَاثُ الْاَنْسَابِ سَفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ حَبِيْرِ الْبَرِيَّةِ لَا يُخَاوِرُ اِيْمَانُهُمْ حَاجِرُهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ فَاَيُّمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِىْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلْتَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

(بخاری شریف، جلد ۲، صفحہ ۲۲۳)

**ترجمہ:** میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اخیر زمانے میں نو عمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلتی گی۔ بظاہر وہ اچھی باتیں (حدیث نبویہ) بیان کریں گے۔ لیکن ایمان ان کے طوق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ پس تم انہیں جہاں پاؤ گے قتل کر دینا کہ قیامت کے دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے۔

### فریاد رس اور مشکل کشا نبی ﷺ

حدیث شریف میں ہے جسے امام بیہقی نے صالح کے ساتھ "ازل" میں اور ویلی نے "مسند غردوس" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی نے حاضر ہو کر عرض کی:

وَقَدْ شَغَلْتُ اُمَّ الصَّبِيِّ عَنِ الْيَتَامَى	اَتَيْتَكَ وَالْعَقْدَاءُ يَذْمِيْنَ لِسَانَهَا
مِنَ الْخَوْفِ صُغْعًا مَّا يَمُوتُ وَلَا يُحْيَى	وَالْقَتْلُ بِكَفِّهِ الصَّبِيِّ اسْتِغَانَةً
بِوَسْوَءِ الْحَظْلِ الْعَامِي وَالنَّهْمِ الْفُضْلِ	وَلَا شَيْءَ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ عِنْدَنَا
وَاَبَيْنَ فِرَارُ النَّاسِ اِلَّا اِلَى الرَّسُلِ	وَلَيْسَ لَنَا اِلَّا اِلَيْكَ فِرَارًا

یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی خدمت میں شدتِ قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ وہ کنواری لڑکیاں ہیں کہ

(۱) اس حدیث کو امام بخاری نے پنچ گنج میں حدیث نمبر ۶۳۱۸ پر، مسندانی نے پتی سن میں حدیث نمبر ۳۰۳۳ پر، امام محمد بن حنفیہ نے اپنی مسند میں حدیث نمبر ۱۰۳۲ پر اور دیگر محدثین نے پتی کتب میں نقل فرمادیا۔  
(۲) اس حدیث کو امام بیہقی نے درالمنہج میں حدیث نمبر ۴۴۶ (۱۶۶) پر اور مطہری نے تہذیب الدعاء میں حدیث نمبر ۳۰۶۰ پر، امام علی قسطلی نے سرالمنہج میں حدیث نمبر ۱۲۵۸ پر اور دیگر محدثین نے پتی کتب میں نقل فرمادیا۔

جنہیں اپنے والدین عزیز رکھتے ہیں۔ ناداری کے باعث خادمہ رکھنے کی طاقت نہیں۔ کام کاج کرتے کرتے اُن کے سینے شک ہو گئے۔ اُن کی چھاتیوں سے خون بہہ رہا ہے۔ مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں۔ جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف میں گر پڑے گا۔ عاجز اندامین پر ایسے گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی تو ہمارا حضور کے سوا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں۔ اور آپ حقوق کے بارے میں جانتے ہیں۔ یہ فریاد سن کر بہ عجلت منبر پر جلوہ فرما ہوئے۔ دونوں ہاتھ مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا۔ ابھی آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک گلوئے پر پلور (گردن شیبہ کا حصہ) تک نہ آئے تھے کہ آسمان بکلیوں کے ساتھ اُٹا اور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یا رسول اللہ! ہم ڈوب رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”اے بادل ہمارے ارد گرد برس ہم پر نہ برس“ فوراً! ابر مدینہ پر سے کھل گیا۔ جو آس پاس گھیرا تھا۔ مدینہ پر سے کھلا ہوا۔ یہ ملاحظہ فرما کر حضور ﷺ مسکرائے اور فرمایا ”اللہ کیلئے ہے خوبی۔ ابوطالب اس وقت زندہ ہوتا تو اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ کون ہے جو ہمیں اُس کے اشعار سُنائے؟“ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ شاید حضور ﷺ کی اشعار سُنتا چاہتے ہیں۔ جو ابوطالب نے آپ کی نعت میں عرض کئے۔

وَأَبْصُرْ لِنَسْتَفْقَىٰ أُنُفًىٰ يُوحِيهِ  
بِمَلِ الْبَنَامِ عِصْمَةً لِلْأَرْبَابِ  
بِنُورِهِ الْهَلَالِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ  
فَهُمْ عِنْدَهُ فِي عِصْمَةٍ وَقَوَّاصِلِ

**ترجمہ:** وہ گورے رنگ والے کہ اُن کے منہ کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے۔ قیموں کی جائے پناہ، یہ اوس کے نگہبان، بنی ہاشم جیسے غیور لوگ تنہائی کے وقت اُن کی پناہ میں آتے ہیں۔ اُن کے پاس اُن کی نعمت و فضل میں بسر کرتے ہیں۔ اشعار سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”إِحْتَقِلْ ذَالِکَ أَرَدْتُ“ (ہاں اسی کا میں نے ارادہ کیا)

**صحابہ کرام اور تابعین کی مشکل کشائی**

مکتوۃ شریف میں ہے

”عَنْ أَبِي الْخُوَرَاءِ قَالَ قُبِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فُحْطًا شَدِيدًا فَشَكُّوا إِلَىٰ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كِبْرَىٰ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَفْفٌ، فَفَعَلُوا“



فَمَطَرُوا مَطَرًا حَتَّى بَكَتَ الْعُشْبُ وَسَمِيَتْ الْإِبِلُ حَتَّى تَفْتَقَتْ مِنَ الشَّعِيمِ قَسِيمَى عَامَ الْفَتْحِ ۚ

(رواہ الدارمی، مشکوٰۃ، صفحہ ۵۲۵)

**ترجمہ:** ابو جاز سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ (زادہ اللہ تشریفاً) میں سخت قحط پڑ گیا۔ لوگوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی آپ نے فرمایا نبی ﷺ کی قبر مبارک کو دیکھ کر اس کے مقابل آسمان کی جانب سوراخ کرو یہاں تک کہ قبر اظہر اور آسمان کے درمیان حجاب نہ رہے۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس زور کی بارش ہوئی کہ خوب ہبزہ پیدا ہوا اور اونٹ فرہ ہو گئے اور ان کی چربی پھٹی جاتی تھی اور اس سال کو لوگ خوشحالی کا سال کہنے لگے۔

## تبصرہ اویسی

حدیث ہذا سے فقیر نے ذیل طریق سے استدلال کیا ہے۔

(۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ لوگ بارش کی شکایت لے کر کیوں گئے۔ برا اور راست اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہ مانگی حالانکہ جانے والے اکثر صحابہ و تابعین تھے جن پر خیر القرون کی مہر ثبت ہے اور وہ احادیث استقامہ کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ ان کو مشکل پڑی تو ام المؤمنین کا دروازہ کھٹکٹایا۔ معلوم ہوا کہ مشکل کے وقت محبوبانِ خدا کے پاس جانا عین اسلام اور سنت صحابہ و تابعین ہے۔

(۲) اگر وہ مشکل کے وقت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو پھر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو چاہیے تھا کہ انہیں نماز استقامہ (بارش کے نصوص کے تحت درجہ پڑھی جاتی ہے) پڑھنے کا حکم دیتی۔ جو طریقہ نبوی ﷺ کے مطابق تھا۔ قبر انور کو آسمان کے بالمقابل کرنے کا حکم کیوں دیا کیا اس حدیث سے یہ مستط (۳) نہیں ہوتا کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو یقین تھا کہ اگر قبر شریف آسمان کے بالمقابل ہو جائے تو اس وقت بارش ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ یہی وہ کام ہے جسے مخالف مافوق الاسباب کے چکر دیتا ہے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ثابت فرمادیا کہ وسیلہ ہوتا ہے، فوق الاسباب میں ہے اور یہی فوق الاسباب معجزہ ہے یا کرامت جس سے مخالف کو تاحال انکار ہے اور بظلم تعالیٰ یہی طریقہ نجدی دور سے پہلے ہر دور میں جاری رہا ملاحظہ ہو۔ (۱) فوق الوقوف، جذب القلوب وغیرہ)

(۳) ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اس امر کو یقیناً اور مافوق الاسباب میں نبی ﷺ کی قبر انور سے استعانت کی ہے جسے

(۱) اس حدیث کو امام ذہبی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر ۹۳ (۱۰۸) پر درج کے حوالے سے امام ترمذی سے مشکوٰۃ شریف میں حدیث نمبر ۵۹۵۰ پر نقل فرمایا۔

مخالفین امر تکویہ اور مافوق الاسباب امور میں استعانت کو شرک کہتے ہیں۔

(۴) قبر انور کے نزدیک دعاء مانگنے سے بارش کا حاصل ہو جانا سبب عادی ہے یا غیر عادی؟ اگر سبب عادی ہے تو ہر قبر کے پاس دعاء مانگنے سے بارش کیوں نہیں ہوتی اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دعاء مانگنے سے بارش کے حصول میں ان کی کیا خصوصیت باقی رہی اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا اسے ان کے فضائل میں ذکر کرنا کس طرح صحیح ہوگا۔ جس طرح آگ حرارت کے لئے سبب عادی ہے اور ہر آگ سے حرارت حاصل ہوتی ہے اسی طرح ہر قبر کے پاس دعا کرنے سے بارش کیوں نہیں ہوتی اور اگر یہ سبب عادی نہیں یہ فوق الاسباب ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ فوق الاسباب امور میں بھی غیر اللہ سے استعانت جائز ہے۔

(۵) اس سے ثابت ہوا کہ اپنی حاجات اور مشکلات میں قبر پر جا کر دعاء مانگنا اور صاحب قبر کو وسیلہ بنانا یہ عہد صی یہ تابعین اور تبع تابعین کے معمولات سے ہے۔

### صحابی یا وہابی؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دکھ درد کا دوا اور رسول اللہ ﷺ کو سمجھتے چنانچہ حدیث شریف میں ہے

”عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَتْرَ صَرَبَةَ لِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَنْكُوَعِ، فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الصَّرَبَةُ؟ قَالَ صَرَبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَتْ سَلَمَةُ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُنْتُ لِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اسْتَجَبْنَهَا حَتَّى السَّاعَةِ“ (رواہ بخاری مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۵۳۳)

**ترجمہ:** یزید بن ابی عبید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن انکوع (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ہڈی پر چوٹ کا نشان دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابو مسلم یہ کیسی چوٹ ہے انہوں نے کہا کہ یوم خیبر کو مجھے شدید چوٹ لگی یہاں تک کہ لوگوں نے کہا سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شہید ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا آپ ﷺ نے تین دفعہ دم فرمایا اور اس دم کی برکت سے کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

### نوائد

اس بات سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑی سے بڑی مشکلات کے وقت حضور نبی پاک ﷺ کے

(۱) اس حدیث وہابی بخاری نے اپنی جگہ میں حدیث نمبر ۳۸۸۳ پر، مابوداؤد نے اپنی میں حدیث نمبر ۳۳۹۶ پر، مسندی نے دلائل السنۃ میں حدیث نمبر ۶۰۵ پر نیز دیگر تصانیف میں نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

دربارِ روبرو میں حاضری کو عین اسلام سمجھتے اور اُن کی مشکلیں حل ہو جاتیں۔

اُن کی حاضری پر حضور نبی پاک ﷺ بھی کرم نوازی فرما کر انہیں اُن کے کام بتا دیتے اگر ایسے امور شرک ہوتے تو حضور ﷺ انہیں منع فرماتے۔

دُکھ درد پر دم درو دکر تا اور جھاڑ پھونک کا عمل سب سے رسول اللہ ﷺ ہے۔ جو اسے شرک و بدعت اور ناجائز کہے وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔

### برکات سے دُکھ درد دور

اہلسنت نبی پاک ﷺ کو دیگر انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور اولیاء کرام کے تبرکات سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔ نجدی، وہابی، دیوبندی اسے شرک کہتے ہیں اس کا فیصلہ سنئے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَرْسَلْتُ أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدْحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا صَاحِبُ الْإِنْسَانِ عَيْنٍ أَوْ شَىْءَ بَعَثَ إِلَيْهَا مَخْضَبُهُ فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ كَانَتْ تَمْسُكُهُ فِي جِلْدِجِلٍ مِنْ لُصَّةٍ فَخَضَخْتُهُ لَه فَشَرِبَ مِنْهُ. (بخاری، مشکوٰۃ، صفحہ ۳۹۰)

**ترجمہ:** حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے گھر والوں نے حضرت ام المؤمنین سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں پانی کا ایک پیالہ دیکر بھیجا اور لوگوں کی عادت تھی کہ جس کسی شخص کی آنکھ میں یا کسی اور جگہ زخم پہنچتا تو آپ کے پاس تعارف دے کر بھیجتے پس ام المؤمنین حضور ﷺ کے موئے مبارک نکالیں جنہیں وہ کھنٹی کی شکل کی ایک چاندی کی ڈیا میں رکھا کرتی تھیں۔ پس وہ اُس ڈیا کو پانی میں ڈال کر نکال لیتیں پس وہ شخص اُس پانی کو پیتا۔

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةً كَلْبِيَّةً يَسُرُّوْنَ إِلَيْهَا لِيَنْتَهَ دِيْبَاجٍ وَفَرَجِيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالْذِّيْبَاجِ، فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَتَنْحَنُ نَفْسُهَا لِلْمَرْءِ ضَى يُسْتَشْفَى بِهَا. (رواہ مسلم)

(۱) الفاظ مشکوٰۃ شریف کے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی تصنیف میں حدیث نمبر ۵۳۳۶ پر اور امام بخاری کے حوالے سے امام حریزی نے مشکوٰۃ شریف میں حدیث نمبر: ۳۵۶۸ پر نقل فرمایا۔

(۲) اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی تصنیف میں حدیث نمبر: ۳۸۵۵ پر امام مسلم کے حوالے سے امام بیہقی نے شعب الایمان میں حدیث نمبر: ۵۸۴۵ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔



**ترجمہ:** حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک طباسی کروائی جب نکلا جس کا رنگ ٹہنی تھیں اور فرمانے لگیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ پس جب ان کی وفات ہوگئی تو میں نے اُسے حاصل کر لیا جسے نبی کریم ﷺ پہنا کرتے تھے پس ہم بیماروں کے لئے اسے دھوتے ہیں اور اسی جبہ کے توسل سے ان کے لئے شفاء طلب کرتے ہیں۔

### فوائد الحدیث

معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے پہنے ہوئے کپڑوں اور آپ ﷺ کے موئے مبارک (بال مبارک) اور آپ ﷺ کی پھونک سے لوگ شفاء حاصل کرتے تھے۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ لباس، بال اور پھونک حصول شفاء کے لئے سبب عادی ہے یا غیر عادی۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عادی لباس، بال اور پھونک کو حصول شفاء کے لئے پیدا نہیں فرمایا اور اگر عادی ان کی خلق حصول شفاء کے لئے ہوتی تو چاہیے کہ ہر ایک کے لباس، بال اور پھونک سے شفاء حاصل کی جائے۔ جس طرح عادی جڑی بوٹیوں اور دواؤں کی خلق حصول شفاء کے لئے ہے اور وہ شفاء کے لئے سبب عادی ہیں۔ لیکن لباس وغیرہ حصول شفاء کے لئے ہرگز سبب نہیں ہیں اور یہ ایسا واضح ہے کہ کسی کو ذرہ برابر بھی شہ نہیں اور آپ ﷺ کے لباس وغیرہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا شفاء حاصل کرنا اور اپنی بیماریوں اور تکلیفوں میں نبی ﷺ کی طرف رجوع کرنا اور آپ ﷺ سے مدد حاصل کرنا۔

### اختیار کل

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعُطُ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَطَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكْتَ الْبَهَائِمُ فَأَذْعُ اللَّهُ يَسْقِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَأَيُّمُ اللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَخَشَاتُ سَحَابَةٍ وَأَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمِطُّ إِلَى الْجُمُعَةِ أَيُّهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعُطُ صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْيُبُوتُ وَالْقَطْعَتِ السُّبُلُ فَأَذْعُ اللَّهُ يَخْبِسُهَا غَنًا فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوِّ إِلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَكَشَطَتْ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَلَا تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ فَطُرَّةٌ فَطُرَتْ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِنْكَلِيلِ۔

**ترجمہ:** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ پس لوگ آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہوئے اور شدت تکلیف سے فریاد کرتے ہوئے چیخ اٹھے اور انہوں نے عرض



کی یا رسول اللہ ﷺ بارش بند ہے۔ جس کی وجہ سے قطر پڑ گیا ہے، درخت خشک ہو کر اُن کا رنگ بدل کر سُرخ ہو گیا، موسیٰ ہلاک ہو گئے۔ پس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش برسائے تو حضور ﷺ نے فرمایا ”یا اللہ ہمارے لئے بارش برسا دے“ اسی طرح دوبار فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اُس وقت حالت یہ تھی کہ ہمیں آسمان میں بادل کا نشان تک دکھائی نہ دیتا تھا پس حضور ﷺ کے اس طرح فرمانے سے بہت عظیم بادل چھا گیا اور فی الفور برسنے لگا۔ حضور ﷺ منبر سے اترے اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی پس جب لوٹے تو بارش بند نہ ہوئی۔ دوسرے جمعہ تک برستی رہی پس جب دوسرے جمعہ کے روز حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو لوگ حُجّ اُٹھے اور فریاد کی۔ مکان گر گئے، زیادہ پانی کی وجہ سے راستے بند ہو گئے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ ہم سے بارش کو روک دے۔ پس حضور ﷺ سکرائے اور فرمایا ”اے اللہ ہمارے گرد و نواح میں جو ہم پر نہ ہو۔“ پس فوراً مدینہ پر سے بادل چھٹ گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ بادل کو انگلی کے اشارے کے اشارے جس طرح بٹنے کا اشارہ فرماتے بادل اُسی طرف ہٹ جاتا پس بارش ہمارے گرد و نواح میں برسنے لگی اور مدینہ منورہ پر ایک قطرہ بارش کا نہ گرتا پس میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا کہ گویا وہ تاج پہنے ہوئے ہے۔ کیونکہ مدینہ منورہ کے گرد بادل چھایا ہوا تھا اور مدینہ منورہ پر سورج چمک رہا تھا جس کی کرنوں سے مختلف رنگوں میں چمکتا نظر آ رہا تھا۔

### فوائد

- (۱) مشکل کے وقت مشکل کشائی کے لئے بارگاہ رسالت میں اجتماعی طور سے فریاد کرنا سنت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ ہے۔
- (۲) سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت اس دنیا میں بھی ہماری مشکل کشائی اور حاجت روائی کا ذریعہ ہے اور آپ ﷺ کا وسیلہ پکڑنے سے مخلوق کی پکار اور فریاد یقیناً سنی جاتی ہے اور مقبول بھی ہوتی ہے۔
- (۳) صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو براہ راست پکارنے کے بجائے حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنی حاجت عرض کر کے حاجت روائی کے لئے آپ ﷺ سے التجا کی جائے تاکہ حضور ﷺ ہمارے لئے شفاعت فرمائیں۔
- (۴) بارگاہ رسالت میں عرض معروض کے لئے قیام کرنا سنت ہے کہ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے خطبہ سن رہے تھے مگر درخواست پیش کرتے وقت بیٹھے نہ رہے بلکہ کھڑے تھے اور حضور ﷺ نے یہ نہ فرمایا کہ بیٹھے بیٹھے عرض کرو کھڑے کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی اعلیٰ نشان کا مظاہرہ منظور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے اور جاننے کے باوجود کہ مخلوق بارش نہ ہونکی وجہ سے

قسط کی مصیبت میں مبتلا ہے اُن پر رحم فرما کر بارش نہ برسائی جب تک صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہ رسالت ﷺ میں مل کر فریاد نہ کر لی اور حضور ﷺ نے اُن کی درخواست کو شرف قبولیت بخش کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں شفاعت فرمائی اور جب حضور ﷺ کی شفاعت سے بارش نازل ہوئی تو ایسی برسی کہ ایک ہفتہ تک مسلسل برسی ہی رہی اور اللہ تعالیٰ نے دیکھنے اور جاننے کے باوجود کہ کثرت بارش کی وجہ سے قحط پریشان ہے، مکان گر رہے ہیں، راستے مسمار ہو گئے ہیں۔ بارش رکنے کا حکم نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پھر بارگاہ رسالت میں قیام کر کے فریاد کی اور حضور نے اُن کی عرض قبول کرتے ہوئے بارگاہ الہی میں اُن کی شفاعت فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے بارش کو روک دیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بیشک غفور الرحیم ہے مگر ان صفات کا ظہور و صدور حضور پر نور محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور رضا پر موقوف ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا:

بے واسطہ سے خدا کچھ عطا کرے

حاشا غلظ غلط یہ ہوس بے بصری ہے

وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی عفرلہ

(بہاولپور، پاکستان)

